© rasailojaraid.com

حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب

احکام و مسائل

سوال :۔ نمازِ جنازہ کے بعد دعا کرنا مشروع ہے یا ممنوع۔ اگر مشروع ہو تو اس کا اذانِ عید سے کونسا فرق ہے کہ وہ ممنوع ہے اور یہ نہیں۔

جواب :۔ نمازِ جنازہ کے بعد اسی حالت میں دعا کا التزام تو بدعت ہے، لیکن اگر کسرِ الصفوف کے بعد ہو اور بلا التزام ہو تو ممنوع نہیں، البتہ دعا قبل السلام پر اکتفاء کرنا افضل اور قول منصور ہے۔

(دلیل) ـــــ کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس دعا کے کرنے اور نہ کرنے کے متعلق کوئی حدیث مروی نہیں ہے۔ کما لا یَخفیٰ علیٰ مَن راجعَ اِلی کُتبِ الحدیثِ۔ اور ابن الہمام وغیرہ محققین نے تصریح کی ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے۔ ویُؤیّدھُم مَا رواہ ابوداؤدَ انَّ ماسکتَ عنہ فھُوَ عفوٌ۔ لہٰذا دعا بعد الجنازہ جو کہ بذاتِ خود بڑی عبادت ہے۔ مباح اور جائز ہوگا بخلاف اذانِ عید کے، کیونکہ اس کے متعلق نہ کرنے کی روایت ثابت ہے۔ وھُوَ مارواہ ابُوداوُدَ انَّ رسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّمَ صلّیٰ العیدَ بلا اذانٍ وَلا اِقامَۃٍ وَابا بکرٍ وعُمَرَ۔ یعنی پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نمازِ عید کو بغیر اذان اور اقامت کے پڑھا۔ پس عدم الروایت اور روایت العدم اور عدم ذکر اور ذکر عدم میں فرق نہ کرنا غباوت یا جہالت ہے۔

<u>ایک سوال اور اس کا جواب۔</u> اگر کوئی کہے کہ دعا بعد الجنازہ کے متعلق حدیث وارد ہے : وَھُوَ مارواہ ابُوداوُدَ اِذا صَلَّیتُم علی المیّتِ فَاَخلِصُوا لہ الدعاءَ (جب تم مردہ پر جنازہ پڑھتے ہو تو اس کے لئے دعا میں اخلاص کیا کرو۔ نیز امام کاسانی نے بدائع ص ۳۱۱ ج ۱ میں روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک دفعہ نمازِ جنازہ فوت ہوئی تو آپ نے دوبارہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا الصلوٰۃُ علیَ الجنازۃِ لَا تُعادُ وَلٰکِنْ ادْعُ للمیّتِ واسْتَغْفِرْ لہ۔ نمازِ جنازہ دوبارہ نہ پڑھی جائے گی لیکن اس مردہ کے لئے دعا اور استغفار کرو۔ وَرُوِیَ ان ابن عباس وابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فَاتَتْھُما صَلٰوۃٌ علیٰ جَنازَۃٍ فَلَمّا حَضَرا مَازَادا علَی الاستِغفارِ لَہٗ وَرُوِیَ عن عبد اللّٰہ بن سَلامٍ اَنَّہ فَاتَتْہ الصلوٰۃُ علیٰ جَنازَۃِ عُمَرَ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فلمّا حَضَرَ قالَ اِن سَبَقتُمُونِی بالصلوٰۃ علیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فَلَا تُسْبِقُوْنِیْ بِالدُّعَاءِ لَہٗ ۔ انتہیٰ ۔ ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایک میت پر نمازِ جنازہ فوت ہوئی تو انہوں نے حاضری کے وقت صرف اس میت کے لئے استغفار پر اکتفاء کیا۔ اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز جنازہ ادا کرنا فوت ہوا تو لوگوں سے فرمایا کہ اگر آپ مجھ پر نمازِ جنازہ میں سبقت لے گئے تو مجھ پر دعا کرنے میں سبقت نہیں لے سکتے۔ یعنی مجھ سے دعا تو فوت نہیں کر سکتے۔ تو جواب میں کہا جائے گا کہ حدیث مرفوعہ میں دعا سے مراد دعا قبل السلام ہے۔ محدثین اور فقہاء نے یہی معنی مراد لیا ہے۔ اور جن روایات کو صاحب بدائع نے ذکر کیا ہے۔ تو ان میں اس شخص کے دعا کرنے کا ذکر ہے جس سے نماز جنازہ فوت ہوا ہے۔ اور یہ محل نزاع نہیں ہے۔

سلفیہ کی دلیل کا جائزہ اور اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نمازِ جنازہ کے بعد دعا نہیں کی ورنہ منقول اور مروی ہوتا اور بہ ظاہر بھی یہی معلوم ہوتا ہے، تو اس سے اس دعا کا بدعت اور مکروہ ہونا لازم نہیں ہوتا ہے۔ ورنہ فرائض کے بعد ہیئت اجتماعی سے دعا کرنا اور قرآن مجید کا پشتو اور اردو میں ترجمہ کرنا بھی بدعات ہوں گے حالانکہ یہ امور بدعات نہیں ہیں پس اسی طرح دعا بعد الجنازہ بھی بدعت اور مکروہ نہ ہوگا۔ ہمارے جن مشائخ فقہاء اور مفسرین نے اس دعا کو مکروہ کہا ہے تو کسی نے اس کراہت کو اس سلفی دلیل پر بنا نہیں کیا ہے انہوں نے دیگر دلائل سے اس مدعی کو مبرھن کیا ہے۔

ایک توہم کا ازالہ بعض وہ لوگ جو کہ دیوبندیت اور حنفیت کے لباس میں نجدیت اور سلفیت کی اشاعت کرتے ہیں صاحب الہدایۃ اور ملا علی قاری کے بعض مختصر عبارات سے تمسک کرتے ہیں کہ جو کام پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ کیا ہو تو وہ بدعت ہوگا۔ خود غرضی اور مطلب پرستی ہے۔ کیونکہ حدیث صرف فعل رسول کا نام نہیں ہے، حدیث قول فعل تقریر تینوں کو کہا جاتا ہے۔ ان کی عبارتً اشارتً، دلالت، اقتضاء، اعتبار کوئی بھی بدعت نہ ہوگا۔ مزید تفصیل کے لئے التعلیق الممجد (ص ۱۴۴) کو مراجعت کیا جائے۔

فقہاء کرام کے آراء اکثر فقہاء کرام کی عبارات سے دعا بعد الجنازہ کا ممنوع ہونا معلوم ہوتا ہے۔ البتہ امام فضلی بخاری سے جواز مروی ہے کما فی البحر (ص ۱۸۳ ج ۲) وعن الفَضْلِی لَا بَأْسَ بِہٖ ۔ انتہیٰ

نیز واضح رہے کہ ان مشائخ (مانعین) میں سے بعض نے دلیل کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ اور بعض نے (ملا علی قاری نے) زیادت علی الجنازہ کو مبنیٰ قرار دیا ہے۔ حیثُ قَالَ فِی الْمِرْقَاۃِ (ص ۴۷ ج ۴) لِاَنَّہٗ یُشْبِہُ الزِّیَادَۃَ فِیْ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ ۔ اور بعض نے (صاحب بزازیہ نے) تکرارِ جنازہ کے مبنیٰ ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ حیثُ قَالَ لِاَنَّہٗ دَعَا مَرَّۃً لِاَنَّ اَکْثَرَھَا دُعَاءٌ (ھامش الھندیۃ ص ۹۰ ج ۴) یعنی نمازِ جنازہ میں مقصود دعا ہوتی ہے۔ تو گویا نمازِ جنازہ دعا سے عبارت ہے۔ پس دعا کرنے سے تکرارِ جنازہ کا توہم لازم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوگا۔ اور اس عبارت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سلام سے قبل دعا کرنے کے باوجود اگر دعا بعد السلام کی جائے تو تکرارِ دعا لازم ہوگا، کیونکہ تکرار دعا بذاتِ خود ممنوع نہیں ہے ورنہ اوقاتِ خمسہ میں سلام سے قبل دعا کرنے کی وجہ سے دعا بعد السلام کا ممنوع ہونا لازم ہوگا۔

پس بنا بر تحقیق، یہ کراہت، تشبیہ پر مبنی ہوگا کہ اس دعا سے نمازِ جنازہ پر زیادت اور توہم تکرار لازم آتے ہیں، جیساکہ فرائض کے بعد متصل اسی مکان میں سنت پڑھنا بھی اسی وجہ سے مکروہ ہے۔

اور یہ تشبیہ اس وقت لازم ہوتی ہے، جبکہ صفوف میں کھڑے ہوکر دعا کی جائے اور چونکہ کسر الصفوف کے بعد یہ تشبیہ موجود نہیں ہے۔ لہذا کراہیت بھی نہ ہوگی۔ ویُشیر الیہ تَعبیرُھُمْ بِلا یقوم بالدعاءِ مَعَ کونِ التَعْبیرِ بِلَا یَدْعُوْا اَخْصَرَ۔

التزام بدعت ہے | چونکہ یہ دعا نہ لازم اور واجب ہے۔ اور نہ سنتِ موکدہ یا زائدہ ہے۔ لھذا اس کا واجب اور سنّت ماننا یا اس کے تارک پر انکار کرنا بدعت ہوگا۔ جیساکہ اس کے مطلق فاعل کو مبتدع قرار کرنا منکر ہے۔ ولاحول ولاقوۃ اِلاَّ باللّٰہِ العلی العظیم۔

--

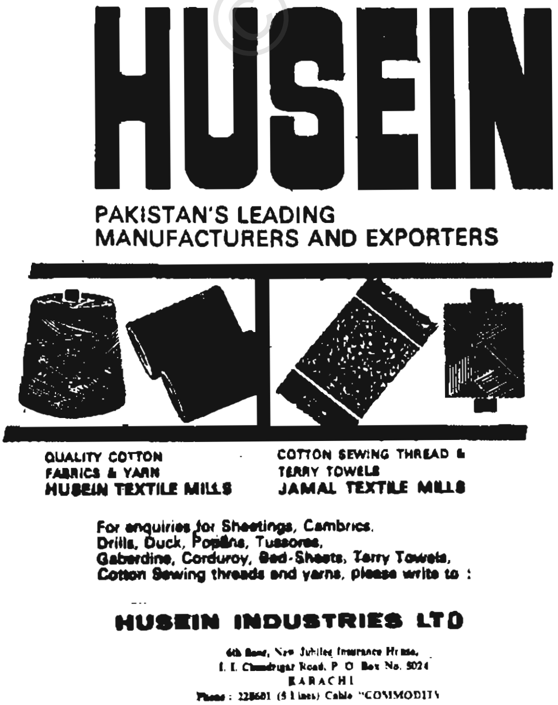

© rasailojaraid.com